السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عارف والا سے محمد شفیع لکھتے ہیں کہ دو بھائی جو صاحب اولاد ہیں دونوں کسی سابقہ شرط کے بغیر شرعی طور پر آپس میں اولاد کی شادیاں کرنا چاہیں یعنی ایک بھائی دوسرے کو رشتہ دے گا۔ اور دوسرا بھائی بھی پہلے کو رشتہ دے گا۔ لیکن اس کے لئے پہلے کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ دو بھائیوں کا کسی قسم کی سابقہ شرط کے بغیر شرعی طور پر آپس میں اولاد کی شادیاں کرنا کوئی جرم نہیں ہے۔ بلکہ صلح رحمی کی ایک بہترین صورت ہے۔ لیکن عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ آبائی رسم ورواج کی پابندی کے لئے ظاہری طور پر کسی مسئلہ کے جواز کا سہارا لے لیا جاتا ہے۔ لہذا اس کی وضاحت کرنا ضروری ہے۔ ہمارے ہاں بے شمار ایسی رسوم ہیں جو شریعت اسلامیہ کے سراسر منافی ہیں ان میں سے ایک رسم نکاح وٹہ سٹہ بھی ہے۔ جسے عربی زبان میں ''نکاح شغار'' کہا جاتا ہے۔ دین اسلام میں ناجائز اور حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم امتناعی جاری فرمایا ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ''کہ اسلام میں نکاح وٹہ سٹہ کا کوئی وجود نہیں ہے۔'' (صحیح مسلم حدیث نمبر 3469)

مذکورہ روایت میں ہی شغار کی بایں الفاظ تعریف کی گئی ہے۔ کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ تم اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کردو میں اپنی بچی کا نکاح تجھ سے کرتا ہوں۔ یہ تعریف ہمارے ہاں رائج نکاح وٹہ سٹہ پر صادق آتی ہے۔ بعض اہل علم کی طرف سے اس قسم کے نکاح کو سند اجواز مہیا کی جاتی ہے۔ کہ وہ وٹہ سٹہ کے نکاح میں اگر مہر رکھ دیا جائے۔ تو صرف شرط رکھنے سے اس قسم کا نکاح ''شغار'' کی تعریف میں نہیں آتا۔ کیوں کہ محدثین کرام نے اس کی تعریف کرتے وقت ''ان کے درمیان مہر نہ ہو'' کے الفاظ زکر کیے ہیں حالانکہ اس قسم کے نکاح کے حرام ہونے کا باعث مہر کا ہونا یا نہ ہونا نہیں ہے۔ بلکہ وہ منفی اور انتقامی جذبات ہیں جو غیر شعوری طور پر اختلافات کے وقت فریقین میں سرایت کرجاتے ہیں۔ چونکہ انجام اور نتیجہ کے لحاظ سے اس طرح کا کوئی تبادلہ کوئی مفید چیز نہیں ہے جیسا کہ تجربات اس کی شہادت دیتے ہیں۔ صورت مسئولہ میں ظاہری طور پر اس میں کوئی قباحت نہیں ہے لیکن اس کا بھی نتیجہ شغار جیسا ہوتا ہے۔ بشرط یہ کہ اسے حیلہ اور بہانہ سے جائز قرار دے لیا ہو اور اختلاف کے وقت انتقامی جذبات بھڑک اٹھنے کا اندیشہ ہو اصل دارومدار نیت پر ہے۔ اگر اس میں کوئی فتور نہیں تو یقیناً اس طرح کا نکاح باعث خیر وبرکت ہے۔ کیوں کہ دونوں بھائی آپس میں مل بیٹھنے کا پروگرام رکھتے ہیں۔ اگر نیت صرف جواز کا حیلہ تلاش کرنا ہے۔ تو اس غیر مشروط تبادلہ نکاح سے پرہیز کیا جائے کیوں کہ مستقبل میں یہ ثمر آور ثابت نہیں ہوگا نکاح کے معاملہ میں انسان کو انتہائی دور اندیشی سے کام لینا چاہیے کیونکہ زندگی کا یہ بندھن صرف ایک مرتبہ ہوتا ہے۔ یہ کوئی بجلی کا بلب نہیں ہے جب ضرورت پڑے تو لگا لیا جائے اور ضرورت پوری ہوجائے تو اتار دیا جائے لہذا ہم لوگوں کو ایسے معاملات نہایت غور وخوض کے بعد پایہ تکمیل تک پہنچانے چاہئیں اپنی طرف سے اخلاص کے ساتھ کوشش کرکے پھر معاملات اللہ کے حوالے کردیئے جائیں۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:358